شذرات

سورۃ الاعراف، دنیا میں جس قدر متمدن قومیں ہیں مثلاً یہود، نصاریٰ صابی یعنی ہنود بدھ اور آتش پرست وغیرہ ان کے لیے علیحدہ سورتیں ہیں۔ اب دنیا میں چھوٹے چھوٹے گروپ یعنی چھوٹی چھوٹی جماعتیں ہیں۔ بدھ چین میں مجوسی ایران سے نکل کر ہندوستان میں پہنچے۔ اب وہ اپنے مرکز سے دور ہو گئے اور بعد زمانہ کے باعث ان میں خرابیاں پیدا ہو گئیں وہ اپنی کتاب سے اب اس قدر مانوس نہیں ہیں اور اسی طرح وہ اپنی مذہبی سوسائٹی کی بندش میں محفوظ نہیں ہیں اور وہ سمجھ دار آدمی ہیں سمجھ اور عقل رکھتے ہیں۔ اب دیکھیے کہ ایک عالمگیر مذہب ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ ہر گروپ یعنی ہر فرد کا پوری طرح خیال رکھے اس لیے کہ چھوٹے چھوٹے فرقے آگے چل کر بہت عظیم الشان کام کرتے ہیں۔ اسی واسطے ان کی تعلیم کا بھی خاص طور پر خیال رکھا گیا ہے۔ ان کے لیے سورۂ اعراف نازل کی گئی ہے۔

ان قوموں کو پہلے اعراف میں رکھا جائے گا اور وہاں وہ اپنی کمی کو پورا کریں گے اور جنت کے مستحق ہوں گے اور وہاں السانی مال کی تکمیل کریں گے۔ چونکہ افراد اچھے تھے اس لیے انہیں دوزخ میں نہیں ڈالا جائے کیونکہ ان کے اخلاق اچھے تھے اور انہوں نے اپنی عقل اور سمجھ کے موجب کوئی بُرا کام نہیں کیا تھا مگر وہ جنت میں بھی نہ جائیں گے کیونکہ ان میں جماعتی ترقی معدوم تھی ان کی یہ کمی اعراف میں پوری کی جائے گی جس کے بعد وہ جنت کے مستحق ہو جائیں گے مثلاً ہم میں ایک اچھی جماعت کا ممبر نہیں ہے مگر نہایت بااخلاق نہیں ہے اس کو جنتی کہتے ہیں دوسرا ایک فرقہ جو جماعت کا ممبر نہیں مگر بااخلاق

آدمی ہے اور نہایت سوجھ بوجھ رکھتا ہے اسے ہم دوزخی قرار دیتے ہیں کیا اس بات کو عقل تسلیم کر سکتی ہے ہرگز نہیں! شاہ ولی اللہ صاحب کہتے ہیں ایک جماعت ہے جسے اصحاب اعراف کہا جاتا ہے۔ اس جماعت کے دو حصے ہیں پہلا حصہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کی بدنی یعنی دماغی حالت بہت اچھی ہے اور ان کی فطرت پاکیزہ ہے لیکن اصلاحی دعوت یا تو نہیں پہنچی یا اگر پہنچی ہے تو ایسے طریقہ پر جس سے اس کو اطمینان نہیں ہوا۔ اور ان کے شبہات زائل نہیں ہوئے تو انھوں نے آزادانہ زندگی بسر کرنا شروع کر دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اگر خبیس عادتوں اور گندے اخلاق اور برُے کاموں میں پھنس گئے مگر انھوں نے خدا کا خیال بھی نہیں کیا نہ تو انکار ہی کیا اور نہ ہی اقرار کیا یعنی اس معاملے میں کبھی بحث ہی نہیں کی ان کا اکثر وقت دنیا میں جلد کام آنے والی چیزوں میں صرف ہوا یہ لوگ جب مریں گے تو ایسی حالت ان کی ہوگی جیسے اندھیرے میں کوئی آدمی ہو نہ تو یہ عذاب کی طرف جائیں گے اور نہ ثواب کی طرف یہاں تک کہ ایک مدت گزرنے کے بعد ان کی طبیعتوں میں حیوانیت (حیوانی جذبات) کم ہو جائیں گے اور ملکیت کے انوار چمکنے لگیں گے۔

دوسرا حصہ ایسے لوگ ہیں جن کی پیدائشی عقلیں تھوڑی ہیں جیسے اکثر بچے اور نیم دیوانے اور کاشتکار اور خدمت پیشہ اور غلام۔ اسی قسم کے بہت سے لوگ ہیں جن کو لوگ سمجھتے ہیں کہ برُے نہیں ہیں۔ یعنی بے سمجھ نہیں ہیں لیکن جب انکی دماغی کیفیت کی تنقید کی جائے تو ان میں زیادہ آدمی رسموں کے پابند نظر آئیں گے ان میں اپنی سمجھ بوجھ ذرہ بھر نہیں ایسے لوگوں کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ برائے نام مسلمانوں کی جماعت میں شامل ہیں تاکہ ان کی یعنی مسلمانوں کی مخالف جماعت ان سے مدد نہ لے سکے یعنی وہ مسلمانوں کی جماعت میں برائے نام شامل ہیں اور مسلمانوں کی مخالف جماعت ان مسلمانوں سے فائدہ نہ اٹھائے یعنی اگرچہ یہ جماعت مسلمانوں میں شامل ہے مگر وہ اپنی سمجھ بوجھ نہیں رکھتے اس لیے یہ جنت میں جا کر کیا کریں گے۔ ان کی اس کمی پورا کرنے کے لیے انہیں اعراف میں رکھا جائے گا اور یہاں سے کمی کو پورا کر کے اعراف میں جائیں گے۔ تاکہ انسانی

کمال پورا کر سکیں۔

ہاں دوسرے حصہ میں وہ لوگ بھی شامل جو ہوشیار عقلمند ہیں مگر ان کو اللہ کے متعلق کسی نے نہیں سمجھایا اور اگر کسی نے سمجھایا تو ان کی تسلی نہیں ہوئی اس لیے وہ پہلے ہی خیالات پر قائم رہے اس جماعت کو بھی اعراف میں رکھا جائے گا تاکہ ان کی اس کمی کو پورا کیا جائے اور وہ جنت کے مستحق ہو سکیں۔

یہ ہیں اصحاب الاعراف۔ اگر انسان کو سمجھانے کے لیے اس حصہ تعلیم کو نہ رکھا جاتا تو انسانیت کا ایک حصہ اس تعلیم سے بہرہ ور نہ ہو سکتا جو جماعت کہ انسانی سوسائٹی میں رہتی ہے اس کو یوں ہی چھوڑا جا سکتا، اسے تعلیم ضروری ہے مگر ہاں جو آدمی پوری انسانیت نہیں اور عام جماعتوں سے بہت دور جنگلوں میں رہتا ہے اس کو چھوڑا جا سکتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم، المص ا۔ل۔م۔ ۳۰ ۴۰ ص۔ ۹۰ میزان ۱۶۱۔ اس میں سے اگر ہجرت سے پہلے ۱۳ برس نکال دیئے جائیں تو باقی ۱۴۸ سال رہتے ہیں اسی سال بغداد دارالخلافہ بنا جو منصور کے زمانہ میں تعمیر ہوا فقہ کا مرکز بنی امیہ کے زمانہ میں دمشق تھا اور اسلامی حکمت کا مرکز بغداد قائم ہو جہاں خاندان عباسیہ کے زمانہ میں آزادانہ طور پر مذہبی مباحثے وغیرہ ہوتے تھے جب ایسی جماعت پیدا ہو جائے جو مذہبی اور عقلمند لوگوں کو سمجھا سکے یہی بین الاقوامی تکمیل ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بغداد میں بہت بڑے فقیہ گزرے ہیں۔ تصوف میں جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بھی حنفیت کے پابند تھے حنفی علماء اور معتزلہ علماء میں حکمت کے بہت سے عالم اس جگہ پیدا ہوئے فقیہ اور متکلم یعنی مناظرہ کرنے والے علماء میں حکمت کے بہت سے عالم اس جگہ پیدا ہوئے۔ فقیہ اور متکلم یعنی مناظرہ کرنے والے علماء وغیرہ سب بغداد سے اٹھے ہیں اسی حکمت کی شاخ کو بو علی سینا اور ابی سے علیحدہ کر دیا۔ ہندوستانی اور یونانی حکمت کے اجتماعی ترجمے بغداد میں ہوئے مولانا حالی مرحوم اسی طرف اشارہ کرتے ہیں ؎

حریم خلافت میں اونٹوں پہ لاد کر
چلے آئے تھے مصر و یونان کے دفتر